بسم اللہ الرحمن الرحیم

والدین کی مالی امداد کرنے پر ثواب

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میرا سوال یہ ہے کہ اگر والدین کو ثواب کی نیت سے پیسے دیے جائیں اور ان کی مالی مدد کی جائے، تو کیا اس پر ثواب ملے گا؟

جواب

قرآن پاک میں "احسان بالوالدین" (یعنی ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے) کا حکم ارشاد ہوا ہے، اور ماں باپ کی مالی خدمت کرنا بھی "احسان بالوالدین" میں شامل ہے، جو کہ ضرور بالضرور زبردست اجر و ثواب کا کام ہے، جبھی اللہ پاک نے قرآن پاک میں اپنی عبادت کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ نیز مالی سلوک عام مسلمان کے ساتھ کرنا بھی صدقہ ہے اور باعث اجر و ثواب ہے، تو والدین کے ساتھ مالی سلوک کرنا بدرجہ اولی ثواب کا کام ہوگا، بلکہ اس میں دوہرا ثواب ہے، ایک تو صدقے کا اور دوسرا صلہ رحمی کا۔

چنانچہ ارشاد ربانی ہے: ﴿وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ (پارہ 15، سورۃ الاسراء، آیت 23)

تفسیر نورالعرفان میں اس آیت کے تحت ہے "اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ رب کی عبادت مخلوق کی اطاعت پر مقدم ہے، خیال رہے کہ حضور کی اطاعت رب کی عبادت میں داخل ہے۔ دوسرے یہ کہ تمام رشتہ داروں میں ماں باپ کی فرماں برداری مقدم ہے کہ رب تعالیٰ نے اسے اپنی عبادت کے ساتھ فرمایا، تیسرے یہ کہ ماں باپ کافر بھی ہوں جب بھی ان کے حقوق ادا کرے؛ کیونکہ رب نے والدین کو بغیر قید کے ارشاد فرمایا۔ چوتھے یہ کہ ماں باپ کی جسمانی خدمت بھی کرے اور مالی بھی؛ کیونکہ احسان بغیر کسی قید کے ذکر ہوا۔ پانچویں یہ کہ عبادت رب کے سوا کسی کی جائز نہیں اطاعت اللہ کی بھی ہوگی رسول کی بھی۔ یوں تو ہمیشہ ہی ماں باپ کی خدمت ضروری ہے مگر ضرورت کے وقت بہت ضروری مسئلہ یہ ہے کہ بلاضرورت ان کی خدمت مستحب ہے اور ضرورت کے وقت واجب ہے لہذا بیماری لاچاری، میں ان کی خدمت واجب ہے۔" (تفسیر نورالعرفان، صفحہ 342، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

بخاری شریف میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "إنك لن تنفق نفقة إلا أجرت عليها، حتى اللقمة ترفعها إلى في امرأتك" ترجمہ: تم جو بھی خرچ کروگے، اس پر تمہیں ضرور اجر دیا جائے گا، یہاں تک کہ اس لقمے پر بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو۔ (صحیح بخاری، صفحہ 1224، رقم الحدیث 6733، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

صحیح البخاری میں ہے ”عن زينب امرأة عبد الله - بمثله سواء - قالت: كنت في المسجد، فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم فقال: «تصدقن ولو من حليكن» وكانت زينب تنفق على عبد الله، وأيتام في حجرها، قال: فقالت لعبد الله: سل رسول الله صلى الله عليه وسلم أيجزي عني أن أنفق عليك وعلى أيتام في حجري من الصدقة؟ فقال: سلي أنت رسول الله صلى الله عليه وسلم، فانطلقت إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فوجدت امرأة من الأنصار على الباب، حاجتها مثل حاجتي، فمر علينا بلال، فقلنا: سل النبي صلى الله عليه وسلم أيجزي عني أن أنفق على زوجي، وأيتام لي في حجري؟ وقلنا: لا تخبر بنا، فدخل فسأله، فقال: «من هما؟» قال: زينب، قال: «أي الزيانب؟» قال: امرأة عبد الله، قال: «نعم، لها أجران، أجر القرابة وأجر الصدقة» “ترجمہ: حضرت زینب، جو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، سے اسی طرح کی روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں مسجد میں تھی، تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے فرمایا: صدقہ کیا کرو اگرچہ اپنے زیورات ہی میں سے ہو۔ حضرت زینب، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ پر اور ان یتیموں پر خرچ کیا کرتی تھیں جو ان کی پرورش میں تھے، چنانچہ انہوں نے حضرت عبد اللہ سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ کیا میرے لیے یہ کافی ہو جائے گا کہ میں صدقہ میں سے تم پر اور ان یتیموں پر خرچ کروں جو میری پرورش میں ہیں؟ انہوں نے کہا: تم خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لو۔ چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں، تو دروازے پر ایک انصاری عورت کو پایا، اس کی حاجت بھی میری ہی حاجت جیسی تھی، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے تو ہم نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ کیا میرے لیے یہ کافی ہو جائے گا کہ میں اپنے شوہر پر اور اپنے ان یتیموں پر خرچ کروں جو میری پرورش میں ہیں؟ اور ہم نے کہا: ہمارے بارے میں آپ کو نہ بتانا۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ اندر گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا: وہ دونوں کون ہیں؟ عرض کیا: زینب۔ آپ نے فرمایا: کون سی زینب؟ عرض کیا: عبد اللہ کی بیوی۔ آپ نے فرمایا: ہاں، اس کے لیے دو اجر ہیں: قرابت داری کا اجر اور صدقہ کا اجر۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث 1466، ص 272، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد نور المصطفیٰ عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5191

تاریخ اجراء: 29 محرم الحرام 1448ھ/15 جولائی 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net